اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

الفضل

روزنامہ

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دارالامان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

تار کا پتہ الفضل قادیان

قیمت فی پرچہ دو پیسے

جلد ۲۷ | یکم جمادی الثانی ۱۳۵۸ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۱۹ جولائی ۱۹۳۹ء | نمبر ۱۶۳

فاقہ کشی کے ذریعہ مطالبات منوانے کا غیر مستحسن طریق عمل

گاندھی جی نے سیاسیات میں جب سے قدم رکھا ہے۔ وہ حکومت سے اپنے مطالبات منوانے کے لئے جہاں اور بہت سے ذرائع اختیار کر چکے ہیں۔ وہاں انہوں نے بسا اوقات فاقہ کشی کے ذریعہ بھی حکومت پر دباؤ ڈالنے کی کوشش کی "مرن برت" رکھے۔ اور مجبور کیا۔ سامرجانے کی دھمکی دے کر حصول مقصد کی سعی کی اور چونکہ انہیں کانگرس پر بہت بڑا اقتدار حاصل ہے۔ اس لئے بسا اوقات ان کی بھوک ہڑتال کامیاب رہی۔ اور جو کچھ انہوں نے چاہا۔ وہ انہیں مل گیا۔ مگر ظاہر ہے۔ کہ یہ کوئی معقول طریق عمل نہیں۔ انصاف۔ اور معقولیت کا اقتضاء یہ ہے۔ کہ اپنے مطالبات دلائل کے ذریعہ منوائے جائیں مگر چونکہ گاندھی جی جو طریق عمل ایک دو دفعہ اختیار کر لیں۔ اس کے متعلق ان کے پیرؤوں میں یہ سمجھا جاتا ہے۔ کہ وہی کامیابی کا صحیح راستہ ہے۔ اس لئے طبعی طور پر اور لوگوں میں بھی بھوک ہڑتال کی وبا پھیل گئی۔ اور انہوں نے بھی بسا اوقات بھوک ہڑتالیں کیں۔ یہ دوسری بات ہے کہ ان کی بھوک ہڑتالیں کامیاب ہوئیں

یا نہ۔ مگر بہرحال انہوں نے گاندھی جی کی تقلید کی۔ مگر گزشتہ دنوں راجکوٹ میں گاندھی جی کو جس شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ اس نے ان پر یہ حقیقت منکشف کر دی۔ کہ فاقہ کشی کے ذریعہ اپنے مطالبات منوانے پر اصرار کرنا دانشمندانہ طریق نہیں۔ چنانچہ راجکوٹ کے معاملہ میں جب انہیں اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ تو انہوں نے اپنے "مرن برت" کے متعلق غیر مبہم الفاظ میں یہ اعلان کیا۔ کہ میرا برت عدم تشدد کے عقیدہ کے سراسر خلاف تھا۔ اسی ضمن میں انہوں نے ٹھاکر صاحب اور دربار دیروالا سے معافی بھی مانگی اور اس طرح اعتراف کر لیا۔ کہ فاقہ کشی کوئی اچھا طریق نہیں مگر بہرحال مطالبات کے حصول کے لئے فاقہ کشی کا طریق چونکہ خود گاندھی جی کا ایجاد کردہ ہے۔ اس لئے ان کے پیرو اگر کسی معاملہ میں ان سے استدعا کریں۔ کہ فاقہ کشی سے اسے حاصل کیا جائے۔ تو وہ معذور ہیں۔

حال میں بنگال کے سیاسی قیدیوں نے حکومت سے بعض مطالبات کئے۔ اور چونکہ وہ پورے نہ کئے گئے۔ اس لئے قیدیوں نے بھوک ہڑتال کر دی۔ ان کی نازک حالت ہو جانے پر بنگال کی سرکردہ خواتین نے گاندھی جی کو تار دیئے اور خطوط بھی لکھے۔ کہ آپ اس معاملہ کو سلجھانے کے لئے فاقہ کشی شروع کر دیں۔ مگر راجکوٹ کی شکست نے چونکہ گاندھی جی پر ان کی اس قسم کی فاقہ کشی کی ناکامی ظاہر کر دی ہے۔ اس لئے انہوں نے یہ جواب دیا ہے۔ کہ۔

"نازک اندام خواتین مجھ سے ایسے مطالبات کر رہی ہیں۔ جو افسوس ہے کہ میں پورے نہیں کر سکتا۔ اس کے ساتھ ہی اپنی اس رائے کا بھی اظہار کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ **بھوک ہڑتال کوئی اچھی چیز نہیں**۔ اور کوئی قیدی اس ذریعہ سے رہائی حاصل نہیں کر سکتا۔ اور نہ ہی میں ایسے لوگوں کی رہائی کے لئے بھوک ہڑتال کرنے کو تیار ہوں۔ مقصد براری کا طریق رائے عامہ کو اپیل کرنا اور اسے اپنے حق میں کرنا ہے۔ اس وقت ہندوستان کی حکومت چونکہ رائے عامہ کا احترام کرتی ہے اس لئے ہڑتالوں کی بجائے اس طریق سے فائدہ اٹھانا چاہئے اس طرح بھوک ہڑتالیں کر کے ایک ناممکن بات کو ممکن قرار دے کر پبلک کو گمراہ کرنے کی کوشش کرنا کوئی مستحسن بات نہیں"۔

یہ سب کچھ درست۔ مگر افسوس کہ گاندھی جی اس وقت اس نتیجہ پر پہونچے ہیں جبکہ ان کی اندھا دھند تقلید کرنے والے عوام کے ذہنوں میں یہ بات راسخ ہو چکی ہے۔ کہ اپنا کوئی مطالبہ منوانے کے لئے فاقہ کشی بھی ایک ایسا طریق ہے جس پر عمل کرنے میں نہ صرف کوئی حرج نہیں۔ بلکہ بہت مفید ہے۔ اب گاندھی جی بعد از خرابی بسیار ہزار بار کہیں۔ کہ فاقہ کشی کوئی معقول طریق عمل نہیں۔ یہ بھی ایک رنگ میں تشدد ہی ہے۔ عوام پر کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔ اور ان میں سے کئی لوگ وقتاً فوقتاً اس کا ارتکاب کر کے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالتے رہیں گے۔ اور دوسروں کو اس ہلاکت کی دعوت دیتے رہیں گے۔ کاش گاندھی جی یہ طریق عمل اختیار ہی نہ کرتے۔ اور اگر روحانی روشنی حاصل نہ ہونے کی وجہ سے اختیار کر چکے تھے۔ تو جب انہیں بتایا گیا تھا۔ کہ اس میں معقولیت کا کوئی شائبہ نہیں پایا جاتا۔ اور اس طرح وہ عوام کے لئے ہلاکت کا دروازہ کھول رہے ہیں۔ اس وقت ہی اسے ترک کر دیتے حقیقت یہ ہے۔ کہ قوموں کی ایسی راہنمائی جو بڑی بڑی مشکلات اور مصائب سے گزار کر انہیں کامیابی کی منزل تک پہونچا سکتی ہے اور جس میں کوئی بات ایسی نہیں ہوتی جس میں ناکامی کا موقعہ دیکھ کر راہنما کو تغیر کرنے کی ضرورت

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق اطلاع

ڈلہوزی ۱۵ جولائی (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے حضور نے جمعہ کوہ ڈلہوزی میں جو یہاں سے ۵-۶ میل ہے تشریف لے جا کر پڑھایا۔ نماز جمعہ کے بعد حضور کو سر درد کی شکایت ہو گئی جو شام تک خدا کے فضل سے رفع ہو گئی۔

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حسب سال گزشتہ کی طرح اندرون خانہ میں درس قرآن کریم بعد نماز مغرب دیتے ہیں اور پھر نماز عشاء پڑھاتے ہیں اس کے بعد حضور کھانا تناول فرماتے ہیں۔

خطبہ جمعہ میں حضور نے جماعت کو ہوشیار اور بیدار رہنے کی تلقین کی اور فرمایا کہ زندگی کے دن بہت تھوڑے ہیں اور ان میں سے بھی کام کے لئے بہت کم دن ملتے ہیں۔ بچپن کا زمانہ کام کا زمانہ نہیں ہوتا۔ بڑھاپے میں کام نہیں ہو سکتا۔ کچھ وقت انسان کا سونے میں گزر جاتا ہے۔ اور کچھ وقت کھانے پینے میں صرف ہوتا ہے۔ الغرض کام کے لئے وقت بہت کم ملتا ہے۔ حالانکہ دوسری چیزیں جو انسان کی خادم ہیں وہ باقاعدہ اپنا کام سرانجام دیتی ہیں۔ سورج کی عمر موجودہ تحقیقات سے ارب سال بتلائی جاتی ہے۔ مگر وہ اس قدر مدت سے اپنا کام باقاعدہ سرانجام دے رہا ہے۔ لیکن انسان جو اشرف المخلوقات کہلاتا ہے اور ان تمام چیزوں کو اپنی خادم کہتا ہے اس کو بہت تھوڑا وقت کام کے لئے ملتا ہے کیونکہ اسکی عمر چھوٹی ہے۔ پس اگر وہ اپنی اس چھوٹی عمر کے باوجود اور باوجود اشرف المخلوقات کہلانے کے اپنے کاموں میں غفلت کرے۔ تو کس قدر افسوس کا مقام ہے۔ ہماری جماعت کے لوگ چھوٹے چھوٹے کاموں کو بڑا کہدیتے ہیں۔ اور ذرا ذرا سی مشکلات کو بڑی قرار دیدیتے ہیں۔ حالانکہ صحابہ کی مشکلات اور مصائب کے مقابلہ میں ان مشکلات کی کوئی نسبت ہی نہیں۔ پس عمر کو غنیمت جانتے ہوئے اپنے کاموں میں ہوشیار رہنا چاہیئے۔

ڈلہوزی ۱۶ جولائی۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی طبیعت کل دن کے بیشتر حصہ میں اچھی رہی۔ مگر ظہر کے وقت کچھ ناساز ہو گئی جو مغرب کے وقت خدا کے فضل سے اچھی ہو گئی۔ حضور نے حسب دستور نماز مغرب کے بعد قرآن کریم کا درس دیا گو بمقابلہ دوسرے دنوں کے مختصر تھا۔

صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کو گزشتہ دنوں بخار کی شکایت ہو گئی تھی مگر اب آرام ہے البتہ کچھ کمزوری باقی ہے۔ حضور کے اہل بیت اور دیگر صاحبزادگان خیریت سے ہیں

خاکسار حشمت اللہ

احباب کرام وی پی وصول فرمالیں

حسب اعلان ان خریدار اصحاب کے نام جن کا چندہ ۲۰ جون سے ۲۰ جولائی سنہ ۱۹۳۹ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے وی پی بھجید یئے گئے ہیں۔ جو دوست ۱۷ جولائی سے قبل دفتر میں رقم بھجوا چکے ہیں۔ یا ادائیگی کے متعلق اطلاع دے چکے ہیں۔ ان کے نام وی پی نہیں بھیجے گئے۔ اسی طرح ان خریداروں کے وی پی بھی روک لئے گئے ہیں۔ جو چندہ بذریعہ محاسب یا بذریعہ منی آرڈر ماہ بماہ ادا کر دیا کرتے ہیں۔

ان کے علاوہ جن دوستوں کو وی پی ملیں وہ براہ کرم انہیں ضرور وصول فرمالیں۔ ایسا نہ ہو کہ وی پی واپس کر کے دفتر کے نقصان کا موجب ہوں۔ (مینیجر)

سیکرٹری صاحبان تحریک جدید توجہ فرمائیں

گزشتہ سالوں کی طرح اس دفعہ بھی سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کا دن منانے کے لئے ۱۵ اگست کی تاریخ تجویز فرمائی ہے۔ نیز ارشاد فرمایا ہے کہ اس جلسہ سے پہلے ہر جماعت اپنی اپنی جگہ کم از کم تین جلسے کرے۔ ایک عورتوں کے لئے ایک نوجوانوں کے لئے اور ایک بڑی عمر کے آدمیوں کے لئے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ تینوں جلسے اس طرح ہوں کہ ایک طبقہ کو دوسرے طبقہ کے جلسہ میں شریک ہونے کی اجازت نہ ہو۔ بلکہ ہر جلسہ میں دوسرے لوگ بھی شامل ہوں مگر چونکہ ہر طبقہ کے لئے اس کے حالات کے مطابق بعض مخصوص خیالات کا سننا اور سنوانا ضروری ہوتا ہے اس لئے علیحدہ علیحدہ جلسوں کی تجویز حضور نے فرمائی ہے۔

اس قسم کے جلسے منعقد کرنے کا مقصد ہر طبقہ کے احمدیوں میں بیداری پیدا کر کے بڑے جلسہ کو کامیاب بنانا ہے۔ تاریخ مقررہ قریب آ رہی ہے سیکرٹری صاحبان تحریک جدید کی فوری توجہ کی ضرورت ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقوں میں اس قسم کے جلسے منعقد کر کے تحریک کے سالانہ جلسہ کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں۔ نیز جلسوں کی رپورٹیں دفتر تحریک جدید میں بھیجیں۔

انچارج تحریک جدید قادیان

تحریک جدید میں حصہ لینے والوں کے نام تاریخ احمدیت میں محفوظ کر دیئے جائیں گے

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امید ہے کہ جن مخلصین نے چندہ تحریک جدید میں حصہ لیا ہے۔ ان کے وعدے بفضل خدا ضرور پورے ہوں گے۔ اور وقت کے اندر پورے ہوں گے۔ کیونکہ یہ وعدے احباب نے اپنے امام کے حضور اپنی خوشی اور مرضی سے پیش کئے ہیں۔ اور بغیر کسی اصرار اور جبر کے پیش کئے ہیں۔ جو لوگ اس میں شامل ہو کر اپنے عزیز مال کی قربانی راہ خدا میں کرتے چلے جائیں گے۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے جہاں دنیا میں ایک تاریخی انسان بنا دے گا۔ اس لئے کہ تحریک جدید میں متواتر حصہ لینے والوں کے نام تاریخ احمدیت میں محفوظ کر دیئے جائیں گے۔ تا آنے والی نسلیں ان کی مالی قربانیوں کے پیش نظر ان کے لئے دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھیں۔ وہاں ان کے نام مرکزی لائبریری کے ہال میں بھی لکھ دیئے جائیں گے۔ تا مثیل بدری صحابہ کی یادگار ہمیشہ کے لئے صفحہ دنیا پر قائم رہے۔ پس تحریک جدید کی اس اہمیت کے پیش نظر آپ کا وعدہ جہاں سال پنجم کا بہر حال پورا ہو گا۔ وہاں اگر آپ نے گزشتہ کسی سال میں کمی کی ہے تو اس کمی کا بھی ازالہ کر لینا چاہیئے۔ تا آپ کا نام تحریک جدید میں متواتر حصہ لینے کی وجہ سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پانچہزار سپاہیوں والے رجسٹر میں بھی لکھا جائے بے شک آپ کا وعدہ وقت کے اندر پورا ہو گا۔ مگر کیا ہی خوش قسمت ہے وہ جو موعود خلیفہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ۱۵ اگست تک اپنا وعدہ سو فیصدی پورا کر دے۔

پس ہر جماعت اور فرد کو چاہیئے کہ تحریک جدید سال پنجم کے وعدے کی رقم اپنے امام کے اس ارشاد کی تعمیل میں ۱۵ اگست تک پوری کر دے۔ جو دوست اپنے وعدے ۱۵ اگست تک پورے کر دیں گے ان کے لئے دفتر تحریک جدید خاص طور پر حضور کی خدمت میں درخواست دعا کی جائیگی۔ انچارج تحریک جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امکانِ نبوۃ کی ایک دلیل کے متعلق تائیدی حوالہ

امکانِ نبوت بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دلائل میں سے ایک دلیل آیت یا بنی آدم اما یاتینکم رسل منکم الخ (اعراف) ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ اے آدم کی اولاد۔ ضرور آئیں گے تمہارے پاس رسول تم میں سے۔ جو بیان کریں گے تمہارے سامنے میری آیتیں۔ پس جو لوگ پرہیزگاری اختیار کریں گے۔ اور اپنی اصلاح کریں گے ان کو کوئی ڈر اور غم نہ ہوگا۔

یہ آیت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ اور اس میں تمام انسانوں کو جن کی طرف آپ مبعوث ہوئے۔ مخاطب کیا گیا ہے۔ چنانچہ علامہ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں۔ فانہ خطاب لاھل ذالک الزمان وکل من بعدھم۔ کہ اس آیت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ کے لوگ اور بعد کے لوگ مخاطب ہیں (تفسیر اتقان جلد ۲ صفحہ ۳۴ مصری)

اس آیت سے بوضاحت ثابت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی اصلاح اور پرہیزگاری قائم کرنے کے لئے نبی اور رسول آتے رہیں گے مگر باوجود اس کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخالف اس استدلال کو قبول نہیں کرتے۔ اور خیال کرتے ہیں۔ کہ یہ آیت بطور حکایت عن الواقعہ ہے۔ اور حضرت آدم علیہ السلام کے واقعہ میں بطور تسلسل مذکور ہے حالانکہ اس آیت سے پہلے بھی ایسی آیات ہیں۔ جو یا بنی آدم سے شروع ہوتی ہیں۔ اور ان میں اُمتِ محمدیہ مخاطب ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کے بعد کے زمانہ کے لوگوں کو خطاب کیا گیا ہے۔ چنانچہ منجملہ اُن آیات کے ایک آیت یا بنی آدم خذوا زینتکم عند کل مسجد ہے (اعراف) یعنی اے بنی آدم ہر ایک نماز کے وقت لباس وغیرہ سے اپنے تئیں آراستہ کیا کرو۔ چنانچہ ان معنوں کی قطعیت کے لئے ہم ایک روایت پیش کرتے ہیں۔ جس میں آیت یا بنی آدم خذوا زینتکم عند کل مسجد الخ کا شانِ نزول بیان کیا گیا ہے۔ جو صحیح مسلم جلد ۲ صفحہ ۴۰۱ میں یوں درج ہے۔ عن ابن عباسؓ قال کانت المرأۃ تطوف بالبیت وھی عریانۃ .... فنزلت ھذہ الایۃ خذوا زینتکم عند کل مسجد۔ یعنی حضرت ابن عباس سے مروی ہے۔ کہ پُرانے دستور کے مطابق عورت بیت اللہ کا طواف ننگے ہوکر کرتی تھی جس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ خذوا زینتکم عند کل مسجد۔

یہ حدیث بتاتی ہے۔ کہ نہ صرف آیت مذکورہ میں بلکہ اس سے پہلی اور پچھلی آیات میں جو یا بنی آدم سے شروع ہوتی ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ۔ اور بعد کے لوگ مخاطب ہیں۔ اور جب یہ امر ثابت ہو گیا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ آیت یا بنی آدم اما یاتینکم رسل منکم (اعراف) میں بھی آپ کے اور آپ کے بعد کے زمانہ کے لوگوں کا ذکر ہے اور یہ اجرائے نبوت کے ثبوت میں پختہ دلیل ہے۔

خاکسار قمر الدین۔ مولوی فاضل۔ قادیان۔

غیر مبایع اصحاب سے ایک ضروری سوال

۹ - جولائی کو لاہور میں پروفیسر پریتم سنگھ صاحب بہائی نے کہا۔ کہ مولوی عبید اللہ صاحب کشمیری غیر مبایع بہائی ہو چکے ہیں۔ اور انہوں نے پروفیسر صاحب کو کشمیر بلایا ہے۔ تاکہ بہائیت کے متعلق لیکچر دیئے جائیں۔ نیز بتایا۔ کہ ایک اور صاحب گیلانی کہلانے والے بھی بہت قریب ہیں۔ لیکن وہ ملازم ہیں۔ اور ان کے بالا افسر غیر مبایع احمدی ہیں۔ ان کو ان سے خطرہ ہے۔ اس لئے وہ اپنی بہائیت کا اظہار نہیں کر سکتے۔ اسی ضمن میں پروفیسر صاحب مذکور نے غیر مبایعین کے متعلق اس قسم کی باتیں بیان کیں۔ غیر مبایعین ذمہ دار ارکان سے درخواست ہے۔ کہ وہ مطلع فرمائیں۔ کیا فی الواقعہ مولوی عبید اللہ صاحب نے بہائیت کو اختیار کر لیا ہے ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کی مولوی صاحب مذکور سے رشتہ داری ہے۔ ان کو خوب معلوم ہوگا۔ وہ ضرور اس سوال کا جواب دیں۔ اور یہ بھی تحریر فرما دیں۔ کہ کیا یہ بہائی ہونا غیر مبایعین کے عقائد کا نتیجہ ہے؟ نیز اس امر کی طرف بھی توجہ فرمائیں۔ کہ ان کے نئے لوگ بہائیت کی رَو میں نہ بہہ جائیں۔

یاد رہے۔ کہ بہائی لوگ بعض دفعہ اپنے مشن تقیہ کے ماتحت بہائی ہونے کا انکار بھی کر دیا کرتے ہیں۔ لیکن ولتعرفنھم فی لحن القول کے مطابق ان کی بہائیت کو عریاں کیا جا سکتا ہے۔ خاکسار: ابو العطاء جالندھری

پندرہ فیصدی شرح چندہ جلسہ سالانہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی منظور فرمودہ ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امسال مجلس مشاورت میں چندہ جلسہ سالانہ کا "بجٹ آمد" افرادِ جماعت کی ایک ماہ کی آمد پر بشرح پندرہ فیصدی تجویز کیا گیا تھا۔ اور پھر مشاورت کے ایجنڈا میں علیحدہ بھی اس شرح کی منظوری کے لئے معاملہ پیش کر دیا گیا تھا۔ مگر وقت کی تنگی کی وجہ سے چندہ جلسہ سالانہ کی شرح کا معاملہ مجلس مشاورت میں زیر بحث نہیں آسکا۔ البتہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جو "بجٹ آمد" نمائندگان مجلس شوریٰ سے مشورہ لینے کے بعد منظور فرمایا۔ اس میں چندہ جلسہ سالانہ کی آمد کا بجٹ وُہی تھا۔ جو پندرہ فیصدی شرح سے تجویز ہوا تھا۔ گویا اس بجٹ کی منظوری کے ساتھ عملاً حضور کی طرف سے پندرہ فیصدی شرح کی بھی منظوری ہو چکی تھی۔ لیکن اس خیال سے کہ چونکہ پندرہ فی صدی شرح کے متعلق مشاورت میں کوئی علیحدہ فیصلہ نہیں ہوا تھا۔ اس لئے ممکن ہے کہ اس کی شرح کے متعلق احباب کو اس بنا پر شکوک پیدا ہوں۔ کہ جب گزشتہ سال اس چندہ کی شرح حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے دس فیصدی منظور فرمائی تھی۔ اب پندرہ فی صدی شرح کیوں مقرر کی گئی ہے۔ چنانچہ بعض احباب کی طرف سے شرح کے متعلق استفسار بھی ہوئے۔

اس لئے ضروری سمجھا گیا۔ کہ اس معاملہ کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور پیش کر کے طے کرایا جائے۔ اس غرض سے جب اس معاملہ کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور پیش کیا گیا۔ تو حضور نے پندرہ فی صدی کی منظوری کے متعلق تصدیق فرما دی۔ لہٰذا احباب و عہدیداران جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ پندرہ فی صدی شرح سے چندہ جلسہ سالانہ کا جو مطالبہ کیا گیا ہے۔ یہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی منظوری کے ماتحت ہے۔

(ناظر بیت المال قادیان)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صداقت میں ایک رؤیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خداوند ذوالجلال جو سمیع اور بصیر ہے اسے میں اپنے ذیل کے رویار کی شہادت میں پیش کرتا ہوں۔ شائد اگست ۱۹۲۶ء کا مہینہ تھا جبکہ میں اسسٹنٹ کمشنر چارسدہ تھا۔ میں نے ایک رات رویار دیکھا۔ کہ ایک بلند پہاڑ ہے جس کے پاس میں کھڑا ہوں۔ پہاڑ کی چوٹی پر چودھویں رات کا چاند نظر آ رہا ہے۔ جو پہاڑ کی عین چوٹی پر ہے۔ اور جہاں میں کھڑا ہوں وہاں سے ایک آہنی شہتیر جو قریباً ایک فٹ چوڑا ہوگا۔ اور جس کی شکل ریل کی پٹڑی کی مانند ہے سیدھا اس چاند کی طرف رکھا ہوا ہے مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ آہنی شہتیر جس کا ایک سرا میرے قریب ہے اور دوسرا چاند کے ساتھ ملا ہوا ہے۔ قریباً پانچ سو گز لمبا ہوگا۔ میرے دل میں ڈالا گیا۔ کہ اس آہنی شہتیر پر چڑھ کر اس چاند تک پہونچ جاؤں۔ چنانچہ اس شہتیر پر جس کی پوزیشن مجھ سے لیکر اس چاند تک ڈھلوان تھی۔ میں چڑھ بیٹھا اسی طرح جس طرح انسان کسی سواری کے جانور پر چڑھتا ہے۔ پھر میں نے اوپر چڑھنا شروع کیا۔ چڑھتے چڑھتے میرا بدن مشقت کی وجہ سے چور چور ہوگیا۔ اور جبکہ وہ چاند مجھ سے قریباً ایک سو گز کے فاصلہ پر رہ گیا۔ میں اس شہتیر کی سواری سے تھک کر اتر گیا۔ اور پہاڑ کی بائیں طرف چلا گیا جہاں بنگلے تھے۔ باقی حالت پورے طور پر یاد نہیں۔ لیکن اتنا معلوم ہے کہ حکومت افغانستان کے متعلق کچھ واقعات تھے۔

ستمبر ۱۹۲۶ء میں میں نے خان بہادر غلام حسن خان صاحب سے کہا کہ میلو ڈلہوزی جاتے ہیں۔ وہاں حضرت خلیفۃ المسیح اور مولوی محمد علی صاحب موجود ہیں ان کے درمیان مصالحت کی کوشش کریں۔ میں ان دنوں غیر مبایع تھا۔ پس ہم دونوں وہاں گئے اور مولوی محمد علی صاحب کے پاس قیام کیا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح سے ملے۔ حضور نے ہماری دعوت کی جس میں مولوی محمد علی صاحب کو بھی مدعو کیا اور بعد بحث مباحثہ یہ قرار پایا کہ دونوں جماعتیں اخبارات کے ذریعہ ایک دوسرے کو برا بھلا نہ کہیں۔ میں نے وہاں ڈلہوزی میں خان بہادر غلام حسن خان صاحب کی خدمت میں اپنے رؤیا کا ذکر کیا۔ تو انہوں نے کہا کہ یہ تمہاری اپنی نوکری کے متعلق کچھ واقعات ہیں۔ لیکن اس پر میری تسلی نہ ہوئی۔ ان پچھلے سالوں میں کئی دفعہ اپنے دوستوں کے سامنے بھی میں نے اس رویا کا ذکر کیا۔

پچھلے دنوں میں نے "الفضل" میں پڑھا۔ کہ اگر کسی نے کوئی رویار احمدیت یا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صداقت کے متعلق دیکھا ہو تو لکھ کر بھیجدے۔ اس کے بعد میرے دل پر اس امر کا انکشاف ہوا۔ کہ جو چاند میں نے دیکھا تھا اور جو ڈلہوزی کے پہاڑ کی چوٹی پر تھا وہ حضرت خلیفۃ المسیح کی ذات مبارک ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پسر موعود ہیں۔ جو چودھویں صدی کے سر پر چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکے۔ اور اب پسر موعود جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائمقام ہیں۔ چودھویں صدی کے وسط میں اسی طرح نور دے رہے ہیں۔ جس طرح چاند مہینے کے وسط میں نور دیتا ہے۔ مجھے اگست میں دکھایا گیا۔ کہ میں اس چاند سے نور حاصل کرنے کے لئے اس پہاڑ پر جاؤں گا مگر بعد بہت تھکاوٹ کے اس چاند کے قریب پہونچکر پھر بھی اس کے نور سے مستفیض نہ ہوسکوں گا۔ بلکہ مولوی محمد علی صاحب کے بنگلہ پر چلا جاؤں گا۔ اور ایسا ہی ہوا۔

اس کے بعد جولائی یا اگست ۱۹۲۷ء میں ایک رات رویار میں دیکھتا ہوں کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی جنوب کی طرف سے مردان تشریف لائے ہیں۔ جہاں ان دنوں میری تعیناتی تھی۔ مجھے جب یہ علم ہوا کہ حضور تشریف لائے ہیں تو مجھے بڑی شرم محسوس ہونے لگی کہ حضور کے ساتھ کس مونہہ سے ملاقات کرونگا۔ کیونکہ میں نے ابھی تک بیعت نہیں کی۔ اور جونہی کہ گاڑی پلیٹ فارم پر پہونچی۔ میں دوڑ کر حضور کے کمپارٹمنٹ میں داخل ہوگیا۔ اور حضور کے ہاتھ پر بیعت کرلی۔ اس کے بعد اس رویا کا دل پر اس قدر اثر تھا کہ حضور کی خدمت میں بیعت کا خط لکھ دیا۔

فالحمد للہ علیٰ ذالک

خاکسار خان بہادر محمد دلاور خان ایم۔ بی۔ ای

ایک عزیز کی وفات حسرت آیات

۱۹۲۵ء کا واقعہ ہے کہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ معہ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی لاہور مزنگ میں اقامت پذیر تھیں کہ محترمہ خالہ صاحبہ معہ چند دیگر احمدی مستورات ان کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آپ ان سے نہائت تپاک سے ملیں۔ اور گفتگو کے دوران میں سب سے ان کے بچے پوچھے۔ خالہ صاحبہ سے بھی دریافت فرمایا۔ اس اثنار میں میری خالہ زاد بہنیں اندر آگئیں۔ اور بھائی کا ذکر سنتے پر رونے لگ گئیں۔ کیونکہ تین بھائی چھوٹی عمر میں فوت ہوچکے تھے۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے پیار کرتے ہوئے فرمایا۔ روئت اللہ تعالےٰ تمہیں ضرور بھائی دے گا۔ چنانچہ خدا نے آپ کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ اور دیگر بزرگان کی دعاؤں کو شرف قبولیت عطا فرمایا اور ۲۷ جون ۱۹۲۶ء کو میرے تایا جناب حکیم دین محمد صاحب سپرنٹنڈنٹ سی۔ ایم۔ اے آفس کے ہاں اپنے فضل و کرم سے لڑکا عنائت فرمایا اس پر تایا صاحب مکرم نے جب حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کو مالیر کوٹلہ اطلاع بھجوائی تو آپ نے جواب میں مبارکباد لکھی۔ اور تحریر فرمایا نام رکھ لیا ہوگا۔ تاہم میرا نام بھی اپنے نام کے ساتھ ملا کر رکھ لیں۔ چونکہ یہ خدا کے خاص فضل کا نتیجہ ہے۔ اس لئے فضل الرب ایزاد کیا جائے۔ چنانچہ اسے ملا کر پورا نام فضل الرب عنائت اللہ رکھا گیا۔

ہمارے خاندان کا یہ نونہال جلد جلد بڑھنے لگا جب چار سال چار ماہ اور چار دن کا ہوا تو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے اس کی بسم اللہ کرائی گئی۔ جب حضور نے فرمایا کہو اعوذ باللہ تو اس نے تمام اعوذ باللہ سنادی۔ پھر حضور نے فرمایا کہو بسم اللہ تو بسم اللہ بھی تمام کی تمام سنادی۔ پھر حضور نے فرمایا کہو لکیر کے اوپر ایک نقطہ تو تمام علامات اور حروف خود ہی پڑھ لئے حضور نے ہنستے ہوئے فرمایا۔ تم تو خود ہی پڑھے ہوئے ہو۔ ہم تمہیں کیا پڑھائیں۔ پانچ برس کی عمر میں قرآن شریف گھر پر ختم کرلیا۔ بعد ازاں سکول میں پڑھنے کے لئے داخل کردیا گیا۔

چھوٹی سی عمر میں اسے دینی باتوں سے خاص شغف تھا۔ وقار عمل کے موقعہ پر خوشی سے شریک ہوتا۔ اپنی بیماری کے ایام میں جب تک ہوش قائم رہا نمازیں باقاعدگی سے ادا کرتا رہا۔ اس کی بیماری کے ایام میں ایک عورت تعویذ لائی۔ اور کہنے لگی یہ گلے میں ڈال لو۔ تمہیں صحت ہو جائے گی۔ مگر اس نے قطعاً انکار کردیا۔

یہ بچہ غیر معمولی طور پر ذکی۔ ذہین اور ہوشیار تھا چنانچہ باوجود اس کے کہ گھر میں آنکھوں کی تکلیف کی وجہ سے پڑھائی بہت کم کرتا۔ ہر سال اچھے نمبر لیکر پاس ہوتا رہا۔ اس وقت وہ ہائی سکول قادیان کی جماعت ہشتم میں پڑھتا تھا۔ تمام مضامین میں سے اسے تاریخ کے ساتھ خاص لگاؤ تھا۔ چنانچہ پچھلے سال جب اپنے والد صاحب کے پاس کراچی گیا۔ وہاں پر اسے ایک تاریخ ماسٹر سے تعارف کرایا گیا اور اسے کہا گیا۔ کہ اگر کچھ پوچھنا ہو تو ان سے تاریخ کے متعلق پوچھ سکتے ہو چنانچہ کچھ دن ان سے تاریخ پڑھنے کے لئے جاتا رہا

وہ نیک سیرت اور مقبول صورت تھا۔ اس وقت جسمانی لحاظ سے بھی نمایاں ترقی کر رہا تھا۔

اس وقت اپنی عمر کی تیرھویں منزل طے کر رہا تھا۔ کہ تیز رفتار رخش عمر نے بجائے آگے بڑھنے کے یکایک ٹھوکر کھائی اور رک گیا۔ قبلہ تایا صاحب اسے مزنگ لاہور اپنے پاس اس غرض سے لے گئے۔ کہ اس کی آنکھوں کے متعلق ہومیوپیتھی مشورہ لے کر باقاعدہ علاج کیا جائے۔ لیکن وہاں پر کچھ دنوں کے بعد "ٹائیفائڈ" سے بیمار ہو گیا۔ علاج کیا گیا۔ دعائیں بھی کرائی گئیں۔ اور صدقہ وخیرات بھی کی گئی۔ لیکن آخر وہی ہوا جو خدا کا حکم تھا۔ چنانچہ ۲۸ دن بیمار رہ کر ۲۹ جون ۱۹۳۹ء کو ۶ بجے شام اپنے ان تینوں بھائیوں سے جا ملا۔ جنہوں نے اس سے پہلے اس جہان فانی کو الوداع کہا تھا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

پھول تو دو دن بہار جانفزا دکھلا گئے
حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

اگرچہ یہ بہت بڑا صدمہ تھا۔ لیکن مرحوم کی والدہ مکرمہ نے نہ صرف خود کامل صبر اور ضبط سے کام لیا بلکہ اپنے بچوں کو بھی صبر کی تلقین کرتی رہیں۔ اے اللہ ہم بھی تیری رضا پر راضی ہیں۔ جیسا تو نے مناسب اور بہتر سمجھا کیا۔ ادراک وفہم تیری حکمتوں کے سمجھنے سے قاصر ہے۔ تو خود ہی ہمارے گناہوں کی پردہ پوشی فرما۔ اور اسے ہمارے لئے فرط بنا۔ ہمارے رنجیدہ قلوب اور زخمی دلوں پر اپنے ہاتھ سے مرہم لگا۔ ہمیں نفس کی لغزشوں سے بچا۔ ہمیں صبر جمیل عطا فرما۔ نیز اس بچہ کے والدین کو نعم البدل عطا فرما انک علیٰ کل شیئ قدیر۔

میں ان بزرگوں اور خواتین کا جنہوں نے ہمارے حزیں قلوب کی تسلی اور غمگساری کے لئے کوشش فرمائی۔ اپنے خاندان کی طرف سے عموماً اور مرحوم کے والدین کی طرف سے خصوصاً تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں

خاکسار

ملک رحمت اللہ ٹیچر گرلز سکول قادیان

اہم ملکی حالات اور واقعات

مسٹر بوس کے بیان پر سردار پٹیل کی نکتہ چینی

مسٹر بوس کے فارورڈ بلاک اور کانگرس کے ہائی کمانڈ میں اختلافات کی خلیج روز بروز وسیع ہو رہی ہے۔ اور ایک دوسرے کے خلاف الزامات پر مشتمل بیانات دونوں طرف سے جاری کئے جا رہے ہیں۔ ایبٹ آباد میں ۱۶ جولائی کو گاندھی پارٹی کے ایک سرکردہ ممبر نے بیان کیا۔ کہ بمبئی سے روانگی کے وقت جب مسٹر بوس گاندھی جی سے ملے۔ تو گاندھی جی نے انہیں کہا تھا۔ کہ آپ پھر کانگرس کی صدارت سنبھال لیں۔ اور اپنی ورکنگ کمیٹی بنا کر کام چلائیں۔ لیکن کانگرس میں اختلافات پیدا نہ کریں۔ لیکن مسٹر بوس اس پر آمادہ نہ ہوئے۔ بمبئی سے ۱۷ جولائی کی خبر ہے۔ کہ سردار پٹیل نے مسٹر بوس کے خلاف ایک بیان شائع کرایا ہے۔ جسمیں لکھا ہے کہ وہ کانگرس میں انتشار پیدا کرنے کی جو کوششیں کر رہے ہیں اس پر مجھے ذرا بھی تعجب نہیں۔ کیونکہ وہ گاندھی جی کے ساتھ اپنی خط وکتابت میں اس کی دھمکی دے چکے تھے۔ اور اب کانگرس کے مختلف دشمنوں سے رشتہ قائم کرکے وہ اس پر نامناسب حملے کر رہے اور کانگرسی وزارتوں پر کیچڑ اچھال رہے ہیں۔ اب امتناع شراب کی سکیم کی مخالفت کرکے انہوں نے نہایت ہی غیر ذمہ واری کا ثبوت دیا ہے۔ حالانکہ یہ کانگرس کے اصول کے عین مطابق ہے۔ اور اس سکیم پر ان کے اعتراضات بمبئی گورنمنٹ پر نہیں۔ بلکہ آل انڈیا کانگرس کے الیکشن مینی فیسٹو پر ہیں۔ مسٹر بوس کا یہ بیان۔ کہ انہوں نے موجودہ سکیم کی منظوری کبھی نہیں دی بالکل غلط اور خلاف واقعہ ہے یہ حقیقت ہے جو ریکارڈ سے ثابت کی جا سکتی ہے۔ کہ مارچ ۱۹۳۹ء میں انہوں نے بحیثیت صدر اس سکیم کی منظوری دی تھی۔ بلکہ اسے اختیار کرنے پر بمبئی گورنمنٹ کو مبارکباد کا تار دیا تھا۔ یہ بھی صریح غلط بیانی ہے کہ کانگرس کے الیکشن مینی فیسٹو میں اس پروگرام کا کوئی ذکر نہیں۔ کانگرس نے انتخابات سے قبل اپنے لئے جس پروگرام کا اعلان کیا تھا۔ اس میں صراحتاً یہ شق موجود ہے

مسٹر بوس اور کانگرس کے اختلافات

۱۶ جولائی کو احمد آباد میں مسٹر بوس نے ایک تقریر کی۔ مجمع بیس ہزار تھا۔ آپ نے کہا کہ کانگرس کے اندر شدید اختلافات موجود ہیں۔ اور دراصل یہ ہونے بھی چاہئیں۔ ان کو ختم کرنے کا صرف ایک ہی طریق ہے۔ اور وہ یہ کہ فوراً پرامن جنگ کا آغاز کر دیا جائے۔ جس کے لئے ملک بالکل تیار ہے۔ اس وقت ہندوستان کو برطانیہ کی کمزوری سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہئیے۔ کانگرس کی پاس کردہ قراردادوں کی پشت پر جذبات آئین پرستی ہوتے ہیں۔ اور یہ چیز ملک کی انقلابی ذہنیت کا خاتمہ کر دے گی۔ احتجاجی جلسے منعقد کرنے کی وجہ سے ان کے خلاف انضباطی کاروائی کئے جانے کا جو چرچا ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہائی کمانڈ ہمیں کانگرس سے باہر نکال سکتا ہے۔ لیکن لوگوں کے دلوں سے باہر نہیں نکال سکتا۔ اگر ہمیں چار آنہ والا ممبر بھی نہ رہنے دیا جائے۔ تو بھی ہم کانگرس کے پروگرام پر کاربند رہیں گے۔ اور ملک کی خدمت کریں گے۔ ہمیں انصاف کی امید اگر ہے تو پبلک سے۔ اور وہ ہمارے ساتھ ہے۔ مجھے بندش شراب کے پروگرام سے محبت ہے۔ لیکن یہ ایسے رنگ میں ہونی چاہئیے۔ کہ اس سے مزید الجھنیں پیدا نہ ہوں۔ موجودہ طریق مناسب نہیں۔ لوگ ٹیکس برداشت نہیں کر سکتے۔ اور اسی لئے میں نے اس سکیم پر نکتہ چینی کی ہے۔ تاہم اگر اس میں کوئی بات غلط ہے۔ تو میں اپنی غلطی کو تسلیم کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہوں۔ اگر کانگرس نے ہمارے خلاف کوئی ایکشن لیا۔ تو وہ ہمارے لئے مفید ہوگا۔ اس کے نتیجہ میں عوام ہمارے ساتھ مل جائیں گے۔ اور یہ چیز کانگرس کے لئے سیاسی خودکشی کے مترادف ہوگی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سندھ گورنمنٹ کا طریق کار

کراچی سے ۱۵ جولائی کی خبر ہے۔ کہ صوبہ سندھ کے نظم ونسق میں بعض اوقات عجیب الجھن پیدا ہو جاتی ہے۔ اور وہ اس طرح کہ ماتحت حکام اور محکموں کو وزراء کے سیکرٹری بعض اوقات کوئی احکام جاری کر چکے ہوتے ہیں۔ کہ بعد میں وزراء کی طرف سے اس سے مختلف احکام جاری کر دئیے جاتے ہیں۔ ماتحت حکام بچارے پریشان ہوتے ہیں۔ کہ کس کا حکم مانا جائے۔ اور کس کا نہ مانا جائے۔ اب معلوم ہوا ہے۔ کہ چیف سیکرٹری کی طرف سے محکموں کو ایک سرکلر لیٹر بھیجا جا رہا ہے۔ کہ آئندہ صرف ان احکام کی تعمیل کی جائے۔ جو وزراء کے سیکرٹریوں کی طرف سے جاری ہوں۔ وزراء کی طرف سے براہ راست وصول شدہ احکام کو نظر انداز کر دیا جائے۔

یہ بھی خبر ہے کہ صوبہ سندھ میں ایک کولیشن وزارت کے قیام کے امکانات زیر غور ہیں۔ چنانچہ اس موضوع پر مشورہ کرنے کے لئے وزیر اعظم سندھ نے ٹیلیفون پر مولینا ابوالکلام آزاد کے ساتھ کلکتہ میں۔ اور صوبہ سرحد کے وزیر اعظم کے ساتھ پشاور میں گفتگو کی۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ خان بہادر اللہ بخش وزیر اعظم سندھ عنقریب انگلینڈ جا رہے ہیں۔ اس سفر کا مقصد یہ ہے۔ کہ حکومت سندھ چونکہ فی الحال مالی مشکلات کی وجہ سے سکھر بیراج کا قرض حکومت ہند کو ادا کرنے کے قابل نہیں۔ اس لئے اس کی ادائیگی کے لئے مہلت حاصل کی جائے لیکن شملہ کے سرکاری حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ حکومت برطانیہ کا نظریہ اس بارہ میں خواہ کچھ ہو۔ اس قرضہ کی وصولی میں التوار کی امید نہیں۔ کیونکہ اس وقت حکومت ہند کی اپنی مالی حالت ایسی اچھی نہیں۔ کہ وہ مزید مہلت کے لئے تیار ہو سکے اس لئے وزیر اعظم کا لنڈن جانا بے سود ہے۔ اس کی بجائے اگر وہ حکومت ہند سے ہی معاملہ طے کرنے کی کوشش کریں۔ تو ممکن ہے گفت وشنید سے کوئی ایسی صورت پیدا ہو جائے۔ جو فریقین کے لئے تسلی بخش ہو۔

مغربی سیاسیات میں آثار جزر و مد

وزیر اعظم فرانس کی تقریر

پیرس سے ۱۶ جولائی کی خبر ہے۔ کہ ایم ڈلاڈیہ وزیر اعظم نے ایک تقریر کے دوران میں کہا۔ کہ ہم تمام دنیا میں اور تمام اقوام کے لئے امن کے خواہاں ہیں۔ تہذیب عامہ کے تحفظ کا دارومدار نوع انسانی کے باہم تعاون کے جذبہ پر ہے۔ اور ہم نے تہیہ کر رکھا ہے کہ اس جذبہ کی حفاظت کے لئے اپنی جملہ قوتیں صرف کر دیں گے۔ لیکن اس کے برعکس اگر کسی نے ہمیں دھمکیوں سے مرعوب کرنا چاہا۔ یا ہم پر دباؤ ڈالنا چاہا۔ تو وہ ہمیں اپنے ملک کی آزادی کے لئے شمشیر بکف میدان جنگ میں کھڑا دیکھے گا۔ آج صبح برطانیہ اور فرانس کی فوجوں کی مشترکہ پریڈ ہوئی تھی جیسی کہ ۱۴ جولائی ۱۹۱۹ء کو جنگ عظیم کی فتح کے بعد ہوئی تھی۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا۔ کہ یہ تمام افواج ملک کی آزادی کی حفاظت کے لئے ہیں۔ اور اہل ملک نے خود قربانیاں کی ہیں۔ یہ اسی کا نتیجہ ہے۔ کہ آج ہماری فوجیں اپنے اندر اس قدر طاقت رکھتی ہیں۔ کہ فرانس کی آزادی کو خطرہ میں ڈالنے والے ہر حملہ آور کے دانت کھٹے کر سکیں۔ اس پریڈ کو دیکھنے کے لئے انگلستان کے وزیر جنگ بھی آئے ہوئے تھے۔ جنہوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ یہ نظارہ بہت دلآویز تھا۔ اس سے لطف اندوز ہونے کا موقعہ حاصل ہونے پر میں فخر کرتا ہوں۔ اسے دیکھ کر میرے دل پر فرانس کی قوت و شوکت کا خاص اثر ہوا ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ دونوں ملکوں کا اشتراک مستقل اور مخلصانہ ہوگا۔ اور یہ دونوں افواج مل کر اپنے ہر دشمن کو نیچا دکھائیں گی۔

فرانس و برطانیہ میں غیر ملکی جاسوس

پیرس سے ۱۶ جولائی کی ایک اور خبر مظہر ہے۔ کہ حکومت فرانس نے آج شام ایک کمیونکے شائع کیا ہے۔ کہ فرانس میں نازی پروپیگنڈا کرنے کے جرم میں بعض لوگ گرفتار کئے گئے ہیں۔ اور ان کے متعلق جو تحقیقات ہو رہی ہے۔ اس میں شخصیتوں کا لحاظ نہیں رکھا جائے گا۔ ان ملزموں نے اس امر کا اقرار کر لیا ہے۔ کہ انہیں غیر ملکی ایجنٹوں سے بھاری رقمیں بطور معاوضہ ملتی رہی ہیں۔ حکومت نے اس قسم کی سازشوں کا قلع قمع کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا ہے۔ جو جاسوسی سے تعلق رکھنے کی وجہ سے ملکی حفاظت کے لئے بے حد مضر اور نقصان رساں ہیں۔ ایسے لوگوں کو شدید مجرم تصور کیا جائے گا۔ اور تمام فرانسیسیوں کو ایسے لوگوں کی سرگرمیوں کی مذمت کرنی چاہیئے۔

لنڈن سے ۱۵ جولائی کی خبر ہے۔ کہ وہاں بھی ایک شخص کے خلاف جو اخبار نویس بیان کیا جاتا ہے غیر ملکی حکومتوں کے پاس برطانیہ کے خفیہ راز فروخت کرنے کے الزام میں مقدمہ چل رہا ہے۔ وہ جرمن حکومت کا باقاعدہ تنخواہ دار ایجنٹ ہے محکمہ جنگ کے عملہ جاسوسی نے اس کے بہت سے خطوط اور بنڈل پکڑ لئے ہیں۔ جو وہ جرمن خفیہ پولیس کے افسروں کو بھیجا کرتا تھا۔ انہیں ڈاکخانہ میں ہی کھول لیا جاتا رہا۔ اور متعدد دفعہ لفافے جاتے رہے۔ جو سب کے سب آج عدالت میں پیش کئے گئے۔ جرمنی سے بھی اس کے پاس ملفوف خطوط آیا کرتے تھے۔ جن میں بعض خاص اطلاعات طلب کی جاتی تھیں۔ اور انہی لفافوں میں ہی نوٹ بھی اسے پہنچ جاتے تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس شخص نے ۱۹۳۷ء میں ایک کتاب بھی برلن روانہ کی۔ جس میں برطانوی پیدل سپاہ کی ٹریننگ کے طریقے درج تھے۔ اور جس کا دشمن کے پاس پہنچ جانا برطانیہ کے لئے کئی لحاظ سے نقصانات کا موجب ہو سکتا تھا۔

ان خبروں سے پایا جاتا ہے۔ کہ جرمنی نے تمام ممالک میں جاسوسی کا خوفناک جال بچھا رکھا ہے۔ ان کے سیاسی اور فوجی حالات سے پوری طرح باخبر رہنے کا معقول انتظام کیا ہوا ہے اور اس کے لئے وہ گرانقدر رقوم بھی خرچ کر رہا ہے۔

ڈینزگ کی صورت حالات

وارسا سے ۱۵ جولائی کی خبر ہے۔ کہ ایک نازی مدبر نے اعلان کیا ہے کہ ڈینزگ کے حالات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ حکومت پولینڈ اس کی موجودہ صورت حالات سے غیر مطمئن ہے۔ اور واقعات کی رفتار سے پوری طرح باخبر ہے۔ یہ خبر بالکل غلط ہے کہ دونوں حکومتوں میں گفت و شنید ہو رہی ہے۔ پولش اخباروں نے لکھا ہے۔ کہ جرمنی کی خفیہ پولیس نے کمیونزم کی اشاعت کے الزام میں ڈینزگ کے ایک درجن مزدوروں کو گرفتار کر لیا ہے۔ مسلح نازی بازاروں میں دندناتے پھرتے ہیں۔ سامان حرب کی کثیر مقدار کے علاوہ وہاں بہت سی لاریاں بھی جمع رکھی گئی ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ سرحد پر آباد لوگوں کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ فوری نوٹس پر اس علاقہ کو خالی کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہیں۔

ہٹلر نے عرصہ سے کوئی تقریر نہیں کی تھی۔ ۱۶ جولائی کو آرٹ کی نمائش کا اس کے ہاتھوں افتتاح اور تقریر کا اعلان کیا گیا تھا۔ اور خیال کیا جاتا تھا۔ کہ اس موقعہ پر وہ بین الاقوامی سیاسی حالات پر بھی ضرور اظہار خیالات کرے گا۔ لیکن میونچ سے ۱۶ جولائی کی خبر ہے کہ اس نے بیس منٹ تقریر کی جس میں کوئی سیاسی بات نہ تھی۔ وہ صرف جرمن آرٹ کے ماضی۔ حال و مستقبل تک ہی محدود رہی۔ نازی حلقوں میں یہ افواہ ہے کہ جنرل بوم تک ہٹلر کی طرف سے ایک اہم تقریر کی توقع ہے۔ جس میں وہ ترکی۔ برطانیہ۔ فرانس اور امریکہ کے سامنے ایک سکیم پیش کرے گا کہ کس طرح یہ سب ممالک ایک دوسرے کے ساتھ مراعات کا تبادلہ کر کے باہمی تعاون حاصل کر سکتے ہیں۔ اس سکیم میں نو آبادیات کے پیچیدہ مسئلہ کا حل بھی اس کی طرف سے پیش کر دیا جائے گا۔

پولینڈ کے متعلق جرمنی کے ارادے

جیسا کہ پہلے بھی کئی بار لکھا جا چکا ہے۔ جرمنی اور برطانیہ دونو روس کے ساتھ اتحاد کے لئے اپنا اپنا زور لگا رہے ہیں۔ برطانیہ کے ساتھ تو گفت و شنید شروع ہے لیکن بات طے ہونے میں نہیں آتی۔ اور جرمنی اندر ہی اندر اس کے لئے کوشاں ہے۔ کل کے اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی تھی۔ کہ وہ روس کو ۲ کروڑ پونڈ تجارتی قرضہ کے طور پر دینے کے لئے تیار ہے۔ اب برلن سے آمدہ ۱۵ جولائی کی ایک خبر مظہر ہے۔ کہ جرمنی کے نائب وزیر خارجہ نے اس سلسلہ میں ایک نہایت خوفناک سکیم وضع کی ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ دونو ملک مل کر پولینڈ کو آپس میں بانٹ لیں۔ جس طرح کہ جنگ عظیم سے قبل یہ دونو میں بٹا ہوا تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برطانیہ کی جنگی تیاریاں

لنڈن سے ۱۵ جولائی کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ جنگی تیاریوں کے لئے بجٹ میں جو رقوم پہلے سے رکھی گئی ہیں۔ ان کے علاوہ آج بعض اور ضمنی مطالبات کی فہرست شائع ہوئی ہے جس میں مالٹا میں ضروری اجناس وغیرہ کی خرید کے لئے ڈیڑھ لاکھ پونڈ۔ نائیجیریا۔ گولڈ کوسٹ سیرالیون۔ گمبیا۔ کینیا۔ یوگنڈا۔ ٹانگانیکا۔ نیاسالینڈ اور شمالی روڈیشیا کی مقامی افواج کے اسلحہ کے لئے ۸ لاکھ ۲۳ ہزار پونڈ اور انگلینڈ میں بعض فوجی چھاؤنیوں کی تعمیر کے لئے دس لاکھ پونڈ کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ۱۰ ہزار پونڈ کی ایک رقم اس غرض سے رکھی گئی ہے۔ کہ غیر ممالک میں پروپیگنڈا کرنے کے لئے ایک الگ محکمہ قائم کیا جائے۔ تمام اسلحہ ساز کارخانوں میں زور شور سے کام ہو رہا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ۸ صد ہوائی جہاز ماہوار تیار کئے جاتے ہیں۔ اور کوشش کی جا رہی ہے کہ اس رفتار کو تیز تر کیا جائے حتیٰ کہ دو ماہ کے بعد ایک ہزار ماہوار بن سکیں۔

کارخانہ اسلامی بھائیوں کی دوکان رجسٹرڈ کشمیری بازار لاہور کے روغنیات و عطریات کی ایجنسی لیکر آپ اپنی آمدنی میں معقول اضافہ کر سکتے ہیں۔ مینیجر

ہندوستان کے ذی اثر اصحاب کے نام خطبہ نمبر جاری کرانے کی تحریک

یہ تحریک خدا تعالےٰ کے فضل سے کامیاب ہو رہی ہے۔ بعض اصحاب نے اس کو نہایت پسند فرماتے ہوئے اس میں بڑی فراخ دلی کے ساتھ حصہ لیا ہے۔ اور ان کی اس توجہ کے نتیجہ میں اس وقت ہندوستان کے بہت سے جلیل القدر اصحاب کے نام جن میں کانگرس و مسلم لیگ کے لیڈر اور دوسرے سرکاری و غیر سرکاری سرکردہ اصحاب شامل ہیں۔ "الفضل" کا خطبہ نمبر جارہا ہے۔ چونکہ ابھی اس تحریک کے ماتحت جاری کئے جانے والے پرچوں کی مقررہ تعداد میں کچھ گنجائش باقی ہے۔ لہذا احباب اس تحریک میں شامل ہو کر ثواب حاصل کریں صرف ڈیڑھ روپیہ سالانہ پر پرچہ جاری کر دیا جاتا ہے۔ خاکسار منیجر "الفضل"

ہندوستان کے لیڈروں کے نام خطبہ نمبر جاری کرنے والے اصحاب

مندرجہ ذیل اصحاب نے از راہ نوازش ہندوستان کے مسلم و غیر مسلم ذی اثر اصحاب کے نام ڈیڑھ روپیہ سالانہ میں خطبہ نمبر جاری کرانے کی تحریک میں حصہ لیا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

(۱) ایک مخلص دوست جو نام شائع کرنا پسند نہیں فرماتے	تین پرچے
(۲) انجمن احمدیہ بوریوالہ ضلع ملتان	ایک پرچہ
(۳) مکرم حافظ نور الٰہی صاحب بہاول نگر	ایک پرچہ
(۴) مکرم ملک عمر علی صاحب رئیس کھوکھر ضلع ملتان	ایک پرچہ
(۵) میاں محمد شفیع صاحب نور اینڈ کو امرتسر	ایک پرچہ
(۶) " ملک خدا بخش صاحب خانیوال	ایک پرچہ
(۷) مکرم چوہدری محمد مددعلی صاحب لاڑکانہ سندھ	تین پرچے
(۸) مکرم میاں سلطان احمد صاحب لاڑکانہ سندھ	ایک پرچہ
(۹) مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر لیبروارڈن لاہور	ایک پرچہ

(خاکسار منیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لاہور اور امرتسر کے خریدار اصحاب کو ضروری اطلاع

لاہور اور امرتسر کے وہ اصحاب جو دفتر کے خریدار ہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ادائیگی قیمت کے لحاظ سے ان کا تعلق براہ راست دفتر سے ہے۔ لہذا ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنا چندہ دفتر کو ادا کریں۔ ایجنٹوں کو ایسے خریداروں سے چندہ وصول کرنے کی ممانعت ہے۔ جو اصحاب اس قاعدہ کی خلاف ورزی کریں گے۔ ان کے نقصان کا دفتر ہرگز ذمہ دار نہیں ہوگا۔ لہذا دوستوں کو احتیاط کرنی چاہئیے۔ ایجنٹ دفتر کے اور انکے درمیان اخبار تقسیم کرنے کے لئے محض بطور واسطہ ہیں۔ قیمت کی وصولی سے ان کا کوئی تعلق نہیں

خاکسار منیجر "الفضل"

امتحان کے بعد بجلی کا کام سیکھئے

کیونکہ اس کام کے جاننے والوں کی ضرورت پنجاب۔ یو۔ پی اور صوبہ سرحد میں دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ اور بہترین درسگاہ

سکول فار الیکٹریشنز لدھیانہ ہے

جو گورنمنٹ ریکگنائزڈ بھی ہے۔ اور ایڈڈ بھی ہر مذہب و ملت کے تقریباً یکصد طلباء اس منظور شدہ درسگاہ میں تعلیم پا رہے ہیں۔ فیس ماہوار لی جاتی ہے۔ پراسپکٹس مفت ملتے ہیں۔ (منیجر)

فارم نمبر ۲

فارم نوٹس زیر تحتی دفعہ ۱۳ (۱) ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قواعد ۱۲ و ۱۳ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

ہرگاہ منکہ غلام رسول ولد جہانگیر ذات جٹ سکنہ سنگروالی تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ قرضدار نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور مسمی گلاب وغیرہ کے قرضہ جات کے تصفیہ کے لئے ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ کی رائے میں یہ مناسب ہے کہ قرضدار مذکور اور اس کے قرضخواہ کے مابین تصفیہ کرانے کی کوشش کی جائے۔ لہذا جملہ قرضخواہاں کو جن کا قرضدار مذکور مقروض ہے۔ بذریعہ تحریر ہذا حکم دیا جاتا ہے۔ کہ تم نوٹس ہذا کی تاریخ اشاعت سے دو مہینے کے اندر ان جملہ قرضہ جات کا ایک تحریری نقشہ جو ان کو قرضدار مذکور کی طرف سے واجب الادا ہیں بتاریخ ۲۲ ۹/۹/۳ دفتر بورڈ واقع ڈسکہ میں پیش کرو۔ بورڈ مذکور بتاریخ ۲۲ ۹/۹/۳ بمقام ڈسکہ نقشہ ہذا کی پڑتال کرے گا۔ جب کہ تمہیں بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہئے۔ (۲) نیز جملہ قرضخواہوں کو لازم ہے۔ کہ ایسے نقشہ کے ہمراہ ایسے جملہ قرضہ جات کی مکمل تفاصیل پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہی جملہ دستاویزات بشمول بہی کھاتہ کے ان اندراجات کے جن پر وہ اپنی دعاوی کی تائید میں انحصار رکھتے ہو پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہر ایک ایسی دستاویز کی ایک مصدقہ نقل پیش کرو۔

(۳) اس بارہ میں مزید کارروائی بمقام ڈسکہ بتاریخ ۲۲ ۹/۹/۳ کی جائے گی۔ جب کہ جملہ قرضخواہوں کو بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہئے۔ مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۳۹ء

(دستخط) جناب سردار شودیو سنگھ صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ (بورڈ کی مہر)

فارم نمبر ۲

فارم نوٹس زیر تحتی دفعہ ۱۳ (۱) ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قواعد ۱۲ و ۱۳ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

ہرگاہ منکہ محمد دین ولد کہیرا ذات جٹ سکنہ گنج تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ قرضدار نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور مسمی منشی رام وغیرہ کے قرضہ جات کے تصفیہ کے لئے ایک درخواست دے دی ہے اور یہ کہ بورڈ کی رائے میں یہ مناسب ہے۔ کہ قرضدار مذکور اور اس کے قرضخواہ کے مابین تصفیہ کرانے کی کوشش کی جائے۔ لہذا جملہ قرضخواہان کو جن کا قرضدار مذکور مقروض ہے۔ بذریعہ تحریر ہذا حکم دیا جاتا ہے۔ کہ تم نوٹس ہذا کی تاریخ اشاعت سے دو مہینے کے اندر ان جملہ قرضہ جات کا ایک تحریری نقشہ جو ان کو قرضدار مذکور کی طرف سے واجب الادا ہیں۔ بتاریخ ۱۹ ۹/۹/۳ دفتر بورڈ واقع ڈسکہ میں پیش کرو۔ بورڈ مذکور تاریخ ۱۹ ۹/۹/۳ بمقام ڈسکہ نقشہ ہذا کی پڑتال کرے گا۔ جب کہ تمہیں بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیئے۔

۲۔ نیز جملہ قرضخواہوں کو لازم ہے۔ کہ ایسے نقشہ کے ہمراہ ایسے جملہ قرضہ جات کی مکمل تفاصیل پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہی جملہ دستاویزات بشمول بہی کھاتہ کے ان اندراجات کے جن پر وہ اپنی دعاوی کی تائید میں انحصار رکھتے ہو۔ پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہر ایک ایسی دستاویز کی ایک مصدقہ نقل پیش کرو۔

۳۔ اس بارہ میں مزید کارروائی بمقام ڈسکہ بتاریخ ۱۹ ۹/۹/۳ کی جائے گی۔ جب کہ جملہ قرضخواہوں کو بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیئے۔ مورخہ ۱۱ جولائی ۱۹۳۹ء

(دستخط) جناب سردار شودیو سنگھ صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ (بورڈ کی مہر)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

کولمبو ۱۶ جولائی - آج پنڈت نہرو اپنی ہمشیر کی معیت میں یہاں پہنچے - ہوائی اڈہ پر ایک بہت بڑے ہجوم نے آپ کا استقبال کیا - آپ نے نمائندگان پریس کے ایک سوال کے جواب میں کہا - کہ جب تک تمام دنیا میں فیسزم نہ پھیل جائے - چین پر جاپان کا مکمل قبضہ نہ ہولے جزائر شرق الہند فلپائن - اور آسٹریلیا مسخر نہ کرلے - اس وقت تک ہندوستان پر حملہ کا کوئی امکان نہیں -

لنڈن ۱۶ جولائی - جرمن پولیس نواح پراگ میں اسلحہ کے پوشیدہ ذخائر کی تلاش میں سرگرداں ہے - اور پبلک کو انتباہ کیا گیا ہے - کہ ناجائز طور پر اسلحہ قبضہ میں نہ رکھیں - بعض سینماؤں میں ایسی فلمیں دکھائی گئی تھیں - جو جرمن مفاد کے خلاف تھیں - مالکان کو بھی متنبہ کیا گیا ہے کہ اگر یہ سلسلہ جاری رہا - تو سینما بند کر دئیے جائیں گے -

سرینگر ۱۶ جولائی - افسران جنگلات کو ریاست میں شکار کے قانون کے ماتحت مجسٹریٹی اختیارات حاصل تھے - اب ہائیکورٹ نے اعلان کے ذریعہ ان سے یہ اختیارات واپس لے لئے ہیں -

رہتک ۱۶ جولائی - ضلع ہذا کے ایک گاؤں میں ۲۰ پستولوں اور بندوقوں سے مسلح ڈاکو دوپہر کے وقت داخل ہوئے اور دس ساہوکاروں کو لوٹ کر ۶۰ ہزار روپیہ بصورت نقدی و زیورات لے گئے

کوہاٹ ۱۵ جولائی - ایک زیارتگاہ کی ملکیت پر آزاد علاقہ کے شیعہ و سنیوں میں سخت کشیدگی پیدا ہو گئی ہے - فریقین نے ایک دوسرے کے بالمقابل مورچے بنا لئے ہیں - اور آتشباری کر رہے ہیں -

پیرس ۱۶ جولائی - حکومت فرانس نے حکم دیا ہے کہ چار سال سے زائد عمر کے تمام بچوں کو گیس سے محفوظ رہنے کے نقاب پہننے کی تربیت دی جائے -

کلکتہ ۱۷ جولائی - آج سیاسی قیدیوں کی بھوک ہڑتال کے سلسلہ میں یکایک تمام شہر میں ہڑتال ہو گئی - جو چار بجے شام تک جاری رہی - یہ ہڑتال بغیر کسی قسم کی

طیاری اور انتظام کے ہوئی تھی -

لنڈن ۱۶ جولائی - برطانیہ و روس کے معاہدہ کی گفتگو طویل ہوتی جا رہی ہے آج برطانوی نمائندہ نے روسی ڈکٹیٹر ایم سٹالین سے ملاقات کی درخواست کی جس کا جواب اسے تین روز کے بعد ملا - کہ جب تک یہ گفت و شنید کامیاب نہ ہو جائے - ملاقات نہیں ہو سکتی -

پیرس ۱۶ جولائی - حکومت فرانس ٹیونس کو چار لاکھ پونڈ قرضہ دینے کی تجویز پر غور کر رہی ہے - جس سے نئی صنعتیں جاری کی جائیں گی -

پیرس ۱۶ جولائی - اس وقت تک فرانس میں پھانسی کی سزا برسر عام دی جاتی تھی - لیکن اب گورنمنٹ کی طرف سے احکام جاری کئے گئے ہیں کہ یہ سزا جیل کے احاطہ میں دی جانی چاہئیے - اور سرکاری افسروں کے سوا وہاں کوئی موجود نہیں ہونا چاہئیے -

پانڈیچری ۱۶ جولائی - فرانسیسی ہندوستان کی گورنمنٹ نے اپنی حدود میں غیر ملکی نشانوں کے استعمال - خرید و فروخت اور نمائش کی ممانعت کر دی ہے -

کراچی ۱۶ جولائی - آل انڈیا مسلم لیگ کے سکرٹری نے بیان کیا ہے - کہ قاہرہ - بیروت - دمشق - بصرہ - بغداد یروشلم اور چین میں مسلم لیگ کی شاخیں قائم ہو گئی ہیں - یہ قدم اس لئے اٹھایا گیا ہے - کہ غیر ممالک میں کانگرس مسلمانوں کے خلاف جو پراپیگنڈا کر رہی ہے - اس کا جواب دیا جا سکے

ناگپور ۱۶ جولائی - صوبہ سی - پی میں شدید بارش ہوئی ہے - دریائے مہاندی میں ایسی طغیانی آئی ہے - کہ گاڑیوں کی آمد و رفت میں بھی رکاوٹ پیدا ہو گئی ہے - چنانچہ جبل پور کی طرف آج کوئی گاڑی نہیں جا سکی

شنگھائی ۱۷ جولائی - اس ماہ کے شروع میں چونگ کنگ پر بمباری کرتے وقت جاپانی طیاروں نے ایک برطانی جہاز پر بھی بم برسائے تھے - آج جاپانی قونصل جنرل کے پاس جا کر اس کے لئے معافی مانگی اور کہا - کہ حکومت جاپان برطانیہ کے نقصان کا معاوضہ ادا کرنے کے لئے تیار ہے -

پیکن ۱۸ جولائی - معلوم ہوا ہے کہ جاپانیوں نے کینٹن کے برطانوی باشندوں کو حکم دیا ہے - کہ چار دن کے اندر اندر شہر کو خالی کر دیا جائے - ورنہ نقصان کی ذمہ داری خود ان پر ہو گی -

پٹنہ ۱۶ جولائی - حکومت بہار نے ایک کمیٹی "ہندوستانی" زبان کی تعریف کرنے کے لئے مقرر کی تھی - اس کے صدر بابو راجندر پرشاد تھے - اس کمیٹی نے تعریف یہ کی ہے - کہ ہندوستانی وہ زبان ہے - جو شمالی ہند میں عام بول چال اور میل جول میں استعمال ہوتی ہے اور جس سے ہندی اور اردو زبانیں نکلی ہیں -

روم ۱۶ جولائی - معلوم ہوا ہے کہ اس وقت اٹلی کے پاس ساڑھے بارہ لاکھ مسلح فوج موجود ہے - ان دنوں مختلف علاقوں میں مصنوعی جنگیں ہو رہی ہیں - اور اگست میں ایک عظیم الشان مصنوعی جنگ لڑی جانے والی ہے -

زیورچ ۱۶ جولائی - جرمنی کی طرف سے سوئیٹزرلینڈ میں جاسوسی کرنے کے الزام میں بعض لوگ گرفتار کئے گئے تھے جنہیں فیڈرل کورٹ کے سامنے پیش کیا گیا - اور اس نے انہیں مختلف میعاد قید کی سزائیں دی ہیں -

بیونس آئرز ۱۶ جولائی - معلوم ہوا ہے کہ ارجنٹائن میں بسنے والے نازیوں نے ہٹلر کے ساتھ اظہار عقیدت کرنے کے لئے اسے طلائی تاج پیش کرنے کی تجویز کی ہے - جس میں جواہرات جڑے ہوئے ہونگے اور ایک طرف جرمن عقاب کی تصویر ہو گی -

شملہ ۱۶ جولائی - ۳۰ جون ۱۹۳۹ء کو ختم ہونے والے عشرہ میں تمام سرکاری ریلوں کی آمدنی جس میں خرچ بھی شامل ہے ۲۴۴ لاکھ روپیہ ہوئی - یہ گزشتہ سال کی اسی مدت کی اصل آمدنی سے ۶ لاکھ روپیہ کم ہے -

لنڈن ۱۶ جولائی - جمہوری سپین کے عہد حکومت میں ہسپانوی بنک نے امریکہ کے پاس ۶۰ ملین ڈالر کی مالیت کی چاندی فروخت کی تھی - اب اس قیمت کی وصولی کے لئے موجودہ حکومت نے مقدمہ دائر کر رکھا تھا - جو خارج ہو گیا

وزیر آباد ۱۵ جولائی - آج یہاں خالص گھی -/۴/۳۸ گوجرہ میں -/۴/۳۶ ہے - گوجرہ میں گندم وڈہ ۱۵/۰ ۱/۱۰ اور لائل پور میں ۹/-/۱ ہے - گندم ۵۹۱ کا بھاؤ -/۳/۲ ہے - گوجرہ میں گڑ ۱۲/۷ اور شکر -/۸/۸ ہے - لائل پور میں نخود ۱۲/۲- بنولہ دیسی ۰/۸/۲ اور بنولہ وڈہ -/۲/۱ ہے -

لنڈن (فضائی ڈاک) انٹرنیشنل شوگر کونسل نے اعلان کیا ہے کہ برطانوی کونسل کی درخواست پر اس سال ایک لاکھ ٹن چینی روس سے انگلستان بھیجی جائے گی

شملہ ۱۶ جولائی - ہندوستان اور برما کے دفاع کی گفت و شنید اگلے ہفتہ تک جاری رہے گی - اس سلسلہ میں گورنر برما شملہ پہنچ گئے ہیں -

پشاور ۱۶ جولائی - گورنر صوبہ سرحد ان دنوں وزیرستان کا دورہ کر رہے ہیں - شملہ میں آپ نے حکومت ہند کے ملٹری سکرٹری کے ساتھ قبائلی حملوں کی روک تھام کی تدابیر پر غور کیا تھا - یہ دورہ بھی اسی سلسلہ میں سمجھا جاتا ہے -

استنبول ۱۵ جولائی - استنبول کے ایک اخبار نے ایک ایسی دستاویز کی موجودگی کا اعلان کیا ہے - جو جرمن پراپیگنڈا منسٹری کے ماہرین نے تیار کی ہے جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ ترکی اور دیگر عرب ممالک کو اپنے اثر و رسوخ میں کس طرح ملایا جا سکتا ہے اس میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ وہ ممالک جن پر جرمنی کا قدرتی طور پر اثر پڑ سکتا ہے جنوب مشرقی یورپ

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا - ایڈیٹر غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah